



سوال

(390) جمعہ کی فرضیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہاؤ پور سے محدثیات لکھتے ہیں کہ ہماری کالونی دو صد نفوس پر مشتمل ہے اور شہر کی حدود سے باہر ہے ہمارے ہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہے جہاں مستقل امام تو نہیں البتہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں کیا ہم پر جمعہ فرض ہے تو کیا ہم اس کالونی میں اس کا اہتمام کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ نماز جمعہ فرض ہے اور اس کے لیے صرف جماعت کا ہونا ضروری ہے اور جماعت کا اطلاق کم از کم دو افراد پر کیا گیا ہے حدیث میں ہے کہ دو اور دو سے زائد افراد جماعت ہیں۔ (ابن ماجہ: حدیث نمبر 972)

جمعہ کی فرضیت کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کی صورت میں فرض ہے صرف عورت، بچہ اور مریض اس حکم سے مستثنیٰ ہیں (ابو داؤد: الحجۃ 1067)

جمعہ کی ادائیگی کے لئے کسی خاص جگہ یا مقام کی شرط بھی غیر ضروری ہے فرمان باری تعالیٰ ہے: "کہ ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان دی جائے تو تم ذکر الہی کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت ترک کر دو۔ (62/ الحجۃ: 9)

اللہ کا یہ حکم عام ہے جو ہر مسلمان کے لیے ہر جگہ پر جمعہ کی ادائیگی کو واجب قرار دیتا ہے اس کے لیے افراد کی کوئی خاص تعداد کا ہونا ضروری نہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ غلہ لے کر آگے لے کر آگرا اور اس نے آتے ہی غلے کے متعلق اعلان کر دیا حاضرین اعلان سن کر مسجد سے باہر چلے گئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف بارہ اشخاص باقی رہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ افراد کو نماز پڑھائی۔ (صحیح بخاری: الحجۃ 936)

اس حدیث پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے کہ جب لوگ جمعہ چھوڑ کر چلے جائیں تو امام باقی ماندہ افراد کو جمعہ پڑھا دے تو ان کی نماز صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی ادائیگی کے لیے افراد کے متعلق کسی خاص تعداد کی شرط خود ساختہ ہے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اقامت جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا تھا وہ صحابین کے ایک گاؤں "جواثی" میں ہوا جہاں قبیلہ عبدالقیس کی مسجد تھی۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 891)

